

۱۶۶۱

# شان قرآن مجید

تقریر

مولوی دوست محمد صاحب شاد مؤرخ احمدیت

(برموقعہ جلسہ سالانہ ربیعہ ۱۹۶۲ء)

ناشر

نظارت اشاعت لٹریچر و تصنیف

طبع اول

دستخط

(فضیاء الاسلام پر پس ریلوہ)

# شانِ قرآنِ مجید

جمالِ دینِ قرآن اور جانِ ہر مسلمان ہے  
قمر ہے چاندِ اور دل کا ہمارا چاندِ قرآن ہے

جماعتِ احمدیہ کے بیانی میں دیں عظیمہ سالانہ کے پہلے اجلاس منعقدہ ۲۶  
دسمبر ۱۹۷۷ء میں مکرم مولوی دوست محمد صاحب شاپر نے جو تقریر فرمائی اسکا  
مکمل متن درج ذیل کیا جاتا ہے :

## نہایت پیاری نعمت

ہمارے سید و مولیٰ خاتم النبیین خاتم الدارین خاتم المؤمنین، افضل الرسل  
والاصفیا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی برکت سے ہمیں جو بے شمار نعمتیں عطا  
ہوئیں ان میں سب سے افضل و اعلیٰ اور اعلیٰ و اتم اور نہایت پیاری اور عمدہ ترین  
نعمت قرآن مجید ہے جو اس خدا ہے ذوالجلال نے نازل فرمائی جو رب محمد ہے  
صلی اللہ علیہ وسلم یہ اس لئے کہتا ہوں کہ :



”اگرچہ رب تو ایک ہے مگر تخلیقاتِ عظیمہ اور ربوبیتِ عظیمہ  
کی وجہ سے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا رب سب کے اعلیٰ ہے۔“  
(چشمہ معرفت ص ۲۳۳)

## مقامِ نزولِ قرآن

قرآن کریم کا نزول مکہ معظمہ سے مدینہ منورہ تک کی مقدس سرزمین پر ہوا  
جس میں ایک طرف خدا کا پہلا گھر اور انوارِ الہیہ کی تجلی گاہ اور عرفان کا مرکز ہے اور  
دوسری طرف سب رسولوں کے سرتاج، صا دقوں کے بادشاہ اور نبیوں کے  
شمس شاہ محمد عربی صلی اللہ علیہ وسلم کا پایہ تخت واقع ہے اور ان کے درمیان  
دو دعائی سوئیل کا وہ مقدس خطہ ہے جس کی خاک کے ایک ایک ذرہ کو آنحضور  
صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے مبارک قدموں سے ہمدوش ثریا بنا دیا ہے۔  
چنانچہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے احقر الغلمان اور مہدی اُمت  
وعلیہ السلام، فرماتے ہیں:-

شَمْسُ الْهُدَى طَلَعَتْ لَنَا مِنْ مَكَّةَ

عَلَيْنَا الْهُدَى نَبَعَتْ لَنَا مِنْ حِذَاءِ

ہماری لئے آفتابِ ہدایت مکہ سے طلوع ہوا اور چشمہ سخاوت

غارِ حراء سے جاری ہوا۔

إِلَى الْآنَ أَنْوَارُ بَرَقَاتِهِ يَشْرِبُ

نُشَاهِدُ فِيهَا كُلَّ يَوْمٍ تَجَدُّدًا

مدینہ کی ہجرت میں اب تک ایسے انوار ہیں جن میں ہم ہر  
روز نئی تجلیات دیکھتے ہیں۔

ذکرات الصادقین ص ۵۰ (ترجمہ ص ۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳)

## جبریل امین کی تجلی عظیم

وحی قرآنی عربی میں ہوئی جو واحد البہامی زبان اور امّ الالسنہ ہے اور قرآن  
کا نزول جبریل امین کی علیہ السلام النظیم اور پر شوکت تجلی کی صورت میں ہوا چنانچہ بخاری  
شریف میں ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہلی وحی کے بعد ایک دن غار حرا سے  
واپس گھر تشریف لارہے تھے کہ اچانک ایک آواز سنائی دی۔ آنحضرت صلی اللہ  
علیہ وسلم نے سر طرف نگاہ دوڑائی مگر کوئی وجود نظر نہ آیا۔ آخر حضورؐ نے ادبہ نظر  
اٹھائی تو کیا دیکھتے ہیں کہ وہی فرشتہ جو غار حرا میں آپؐ پر خدا کا کلام لایا تھا  
زمین و آسمان کی بے پناہ وسعتوں کے درمیان ایک عظیم الشان کرسی پر رونق افروز  
ہے۔ (بخاری ابواب التفسیر باب بدء الوحی)

حضرت ہدیٰ موعودؑ نے اس واقعہ کی طرف اشارہ کرتے ہوئے لکھا ہے

کہ :-

”خدا نے تم بہت احسان کیا ہے جو قرآن جیسی کتاب تمہیں  
عنایت کی۔۔۔۔۔ پس اس نعمت کی قدر کرو۔ یہ نہایت پیاری نعمت  
ہے۔ یہ بڑی دولت ہے۔۔۔۔۔ قرآن وہ کتاب ہے جس کے  
مقابل پر تمام بدایتیں بیچ ہیں! بحیل کالسنہ والا وہ رُوح القدس



تھا جو کبوتر کی شکل پر ظاہر ہوا جو ایک ضعیف اور کمزور جانور ہے جس کو بلی بھی کچل سکتی ہے۔ اسی لئے عیسائی دنیا بدن کمزوری کے کمرے میں پوتے گئے اور روحانیت ان میں باقی نہ رہی کیونکہ تمام ان کے ایمان کا مدار کبوتر پر تھا۔ مگر قرآن کا روح القدس اس عظیم الشان شکل میں ظاہر ہوا تھا جس نے زمین سے لے کر آسمان تک اپنے وجود سے تمام ارض و سماء کو بھر دیا تھا۔

(کشتی نوح طبع اول ص ۲۲-۲۵)

## نور محمدی اور نور قرآنی

چونکہ ہر ایک وحی نبی منزل علیہ کی فطرت کے موافق نازل ہوتی ہے اس لئے عقلی طور پر یہ اعلیٰ و ارفع مرتبہ وحی کا اس نبی کامل کو عطا ہو سکتا تھا جس پر تمام سلسلہ انسانیہ کا ختم ہوتا ہے اور جو کمالات تامہ کا مظہر ہو اور وہ مہیا ہو کہ جس سے سید و مولیٰ حضرت خاتم الانبیاء و امام الاعدیاء حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم ہی ہو سکتے تھے جن کا پاک اور مقدس و عظیم الشان مقام ہے۔ ان کے اعتبار سے قرآن مجید عظیم ہے۔ چنانچہ حضرت باقر علیہ السلام

فرماتے ہیں :-

کہ چونکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اپنی پاک باطنی و افشراح و درمی و عصمت و حیا و عفاف و توکل و وفا اور عشق الہی کے تمام لوازم میں سب انبیاء و سے بڑھ کر اور جس کے افضل و اعلیٰ و



اکمل وارفع و اعلیٰ و اصفیٰ تھے اس لئے خدائے جل شانہ نے ان کو ہر  
 کلمات خاصہ سے سب سے زیادہ معطر کیا اور وہ سینہ اور دل جو  
 تمام اولین و آخرین کے سینہ و دل سے فراخ تر و پاک تر و معصوم تر و  
 روشن تر و عاشق تر تھا وہ اسی لائق تھے کہ اس پر ایسی وحی نازل ہو کہ  
 جو تمام اولین و آخرین کی وحیوں سے اقویٰ و اکمل و ارفع و اتم ہو کہ  
 صفات الہیہ کے دکھانے کے لئے ایک نہایت صاف اور کشادہ  
 اور وسیع آئینہ ہو۔ (مرتبہ چشم آریہ ص ۲۲-۲۳ حاشیہ)

## مبحث قرآن

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اُمّی تھے مگر آپ نے قرآن کو اپنے نفس پر  
 ایسا وار کیا کہ آپ قرآن مجسم ہو گئے۔ آپ کی ہر حرکت، ہر خیال، ہر ارادہ  
 قرآن کی تفسیر بن گیا۔ آپ کی آنکھوں کی چمک، قرآنی نور کی بجلیاں تھیں اور آپ  
 کے کلمات قرآنی بارش کے پھول تھے۔

حضرت موسیٰ کی پیشگوئی

قرآن مجید ایک موعود کتاب ہے جس کی نسبت حضرت موسیٰ علیہ السلام  
 جیسے شاعر نے بھی انیس سو برس قبل پیشگوئی کی چنانچہ استغناء باب  
 ۳۳- آیت ۲ میں لکھا ہے :-

اور اس نے کہا کہ خداوند سینا سے آیا اور شعیب سے ان



پہلے ہی تھا۔ فاران ہی کے پہاڑ سے وہ جلوہ گر ہوا۔ دس ہزار  
قدسیوں کے ساتھ آیا اور اس کے پہنچے ہاتھ ایک آتش  
شریعت الہی کے لئے تھی۔

خادرات عربی لفظ ہے جس کے معنی ہیں۔ دو بھاگنے والے۔ چونکہ سیدنا  
”حضرت اسماعیل علیہ السلام اور ان کی والدہ مطہرہ صدیقہ ماجدہ رضی اللہ عنہا....  
الہام الہی سے مگر منظر کی زمین میں بھاگ گئے اس لئے اس زمین کا نام فاران  
ہوا۔ مجموعہ اشتہارات حضرت سیح موعودؑ جلد ۲ ص ۱۱۱ عاشقہ جس پر عربی  
جغرافیہ نویسوں کا اتفاق ہے اور بائبل بھی تصدیق کرتی ہے۔ چنانچہ حضرت  
اسماعیلؑ کے ذکر میں لکھا ہے کہ آپ ”فاران کے بیابانوں میں رہے۔“  
دبیدائش باب ۲۱۔ آیت ۲۰-۲۱۔ اور سیدنا حضرت سلیمان علیہ السلام  
نے دس ہزار قدسیوں میں جلوہ گر ہونے والے نبی کا نام محمدیم (غزل الغزلات  
باب ۵ آیت ۱۰-۱۶) عبرانی، تباکر یہ سربسترانہ بالکل کھول دیا ہے کہ آتش  
شریعت سے مراد یقینی طور پر قرآن عظیم ہے۔

## ایک عارفانہ نکتہ

حضرت سیدنا المصلح الموعودؑ فرماتے ہیں :-

”میرا اپنا یہ خیال ہے گویہ ایک ذوقی نظریہ ہے کہ جس وقت  
گوہ سینا پر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت موسیٰ کو  
بشادت دی گئی..... اور انہیں معلوم ہوا کہ ایک عظیم الشان نبی



میرے بعد پیدا ہونے والا ہے تو اسی کے دل میں یہ معلوم کرنے کی خواہش پیدا ہوتی کہ وہ کونسی تجلی ہوگی تو میں نہی پر ظاہر کی جائے گی جس پر انہوں نے عرض کیا رَبِّ ارِنِي أَنْظُرَا لَيْتَكَ هَذَا نَجْدٌ بِرَبِّیْ وَهَ مُحَمَّدٌ تَجَلَّى ظَاهِرًا تَاكُمِیْنَ یَیْ تَوَدِّیْ كَمَا كَمَا اس پر تو کس شان سے ظاہر ہوگا۔ اس کا انہیں یہ جواب دیا گیا کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ہر شخص اپنے مناسب حال ہی تجلی دیکھ سکتا ہے۔

(تفسیر کبیر جلد سوم ۹۶۵-۹۶۶)

## نزول کی کیفیت

اللہ جل شانہ نے اپنے پاک کلام میں قرآنی وحی کے نزول کی کیفیت کا نہایت وجہ آفرین نقشہ کھینچا ہے۔ فرماتا ہے :-

”ثُمَّ دَنَا فَتَدَنَى ۚ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ  
فَأَوْحَىٰ إِلَىٰ عَبْدِهِ مَا أَوْحَىٰ ۚ (نجم ۸-۱۰)

یعنی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بندوں کے افسطراب کے دیکھ کر اور ان پر رحم کر کے خدا تعالیٰ سے ملنے کے لئے اُس کے قریب ہوئے اور خدا تعالیٰ بھی محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی ملاقات کے شوق میں اُوپر سے نیچے آگیا۔

پھر اللہ جل شانہ بتلاتا ہے فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ أَوْ أَدْنَىٰ یعنی خدا اور مصطفیٰ دونوں کمانوں کے متحد و ترکی شکل میں تبدیل ہو گئے اور ہوتے ہوتے اسکی بھی زیادہ قرب کی حدت اختیار کر لی اور پھر اسکی اپنے کامل







حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں کہ  
 ”مجھ پر گھلا کہ اس مبارک لفظ میں زبردست پیشگوئی ہے وہ یہ ہے  
 کہ یہی قرآن یعنی پڑھنے کے لائق کتاب ہے اور ایک زمانہ میں تو اور  
 بھی زیادہ پڑھنے کے قابل کتاب ہوگی جب کہ اور کتابیں بھی پڑھنے  
 میں اس کے ساتھ شریک کی جائیں گی اس وقت اسلام کی عزت  
 بچانے کے لئے اور بطلان کا استیصال کرنے کے لئے یہی ایک  
 کتاب پڑھنے کے قابل ہوگی..... اس وقت قرآن کریم کا حربہ  
 ہاتھ میں لو تو تمہاری فتح ہے۔ اس نور کے آگے کوئی ظلمت  
 ٹھہر نہ سکے گی۔“  
 (ملفوظات جلد ۱ ص ۱۲۲)

حضرت اقدس نے قرآنی ناموں میں سے بعض کا انتخاب کر کے ازالہ اوہام  
 میں ان کا فصیح و بلیغ اور بامعاورہ ترجمہ بھی کیا ہے۔ فرماتے ہیں :-  
قرآن کریم کی شان بند جو اسی کے بیان سے ظاہر ہوتی ہے

”مذہب و ذیل صفات قرآن کریم کے غور سے پڑھو اور پھر انصافاً خود ہی کہو کہ  
 کیا مناسب ہے کہ اس کا نام کو چھوڑ کر کوئی اور نام یا حکم مقرر کیا جائے اور  
 وہ آیات یہ ہیں جو آگے حضور نے مختلف آیات کے ٹکڑے درج کئے ہیں (ماتل)

إِنَّ هَذَا الْقُرْآنَ يَهْدِي لِلَّذِينَ هُمْ رِائِقٌ فِي هَذَا  
 لِبَلَاغَةِ الْقَوْمِ عَابِدِينَ وَإِنَّهُ لَشَدِيدٌ لِلْمُتَّقِينَ  
 إِنَّهُ لَحَقُّ الْيَقِينِ حِكْمَةٌ بَالِغَةٌ تَبَيَّنَّا بِكُلِّ شَيْءٍ

نُورٌ عَلَى نُورٍ - شِفَاءٌ لِّمَا فِي الصُّدُورِ - الرَّحْمَنُ عَلَّمَ الْقُرْآنَ -  
 أَنْزَلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ وَالْمِيزَانَ - هُدًى لِّلنَّاسِ وَبَيِّنَاتٍ  
 مِّنَ الْهُدَى وَالْفُرْقَانِ إِنَّهُ لَقَوْلُ فَضْلٍ - لَا رَيْبَ فِيهِ  
 وَمَا أَنزَلْنَاهُكَ الْكِتَابَ إِلَّا لِيُبَيِّنَ لَهُمُ الَّذِي  
 اخْتَلَفُوا فِيهِ وَهُدًى وَرَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ -  
 فِيهَا كُتِبَ قِيَمَةٌ "لَا يَأْتِيهِ الْبَاطِلُ مِنْ بَيْنِ يَدَيْهِ  
 وَلَا مِنْ خَلْفِهِ - هَذَا ابْنُ عَبَّاسٍ وَهُدًى وَرَحْمَةٌ  
 لِّقَوْمٍ يُؤْمِنُونَ" فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَ اللَّهِ وَآيَاتِهِ  
 يُؤْمِنُونَ قُلْ بِفَضْلِ اللَّهِ وَبِرَحْمَتِهِ - فَلْيَفْرَحُوا  
 هُوَ خَيْرٌ مِّمَّا يَجْمَعُونَ - یعنی یہ قرآن اس راہ کی طرف  
 ہدایت کرتا ہے جو نہایت سیدھی راہ ہے اس میں ان لوگوں کیلئے  
 جو پرستار ہیں حقیقی پرستش کی تعلیم ہے اور یہ ان کے لئے جو متقی  
 ہیں کمالات تقویٰ کے یاد دلانے والا ہے یہ حکمت ہے جو کمال کو  
 پہنچی ہوئی ہے اور یہ یقینی سچائی ہے اور اس پر ہر ایک چیز کا بیان  
 ہے یہ نور علی نور اور سینوں کو شفا بخشنے والا ہے۔ جنہوں نے قرآن  
 کو سمجھایا ہے۔ ایسی کتاب نازل کی جو اپنی ذات میں حق ہے اور حق  
 کے وزن کے لئے ایک ترازو ہے وہ لوگوں کے لئے ہدایت ہے  
 اور اجمالی ہدایتوں کی اس میں تشریح ہے اور وہ اپنے دلائل کے ساتھ  
 حق اور باطل میں فرق کرتا ہے اور وہ قولِ فضل ہے اور شک و شبہ سے



خالی ہے۔ ہم نے اس کو اس لئے تجویز کیا ہے کہ تا اور متنازعہ  
فیہ کا اسکی فیصلہ کر دیں اور مومنوں کے لئے ہدایت اور رحمت کا  
سامان تیار کر دیں۔ اس میں وہ تمام صدائیں موجود ہیں جو پہلی کتابوں  
میں متفرق اور پراگندہ طور پر موجود تھیں۔ ایک ذرہ باطل کا اس میں دخل  
نہیں نہ آگے سے اور نہ پیچھے سے یہ لوگوں کے لئے روشن دلیلیں ہیں  
اور جو یقین لائیں گے ہوں ان کے لئے ہدایت و رحمت ہے۔ سو ایسی  
کوئی حدیث ہے جس پر تم اللہ اور اس کی آیات کو چھوڑ کر ایمان لاؤ گے  
اللہ کہہ دے کہ خدا تعالیٰ کے فضل اور رحم سے یہ قائل ایک

بیشک قیامت میں ہے۔ سو اس کو گمراہی سے بھلا کر دے۔ یہ کہ وہ اس  
سے اچھا پیچھے نہ آجائے کہ جس سے اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ  
علم و حکمت کی مانند کوئی مال نہیں ہے۔

ان کے نام محمد و احمد و اسماء

ان قرآنی احوال و صفات کے علاوہ میں کا ذکر حضرت سید محمد علیہ السلام  
کے اس اقتباس میں ہے قرآن مجید کے احادیث میں بہت سے بابرک نام ہیں جن کا  
ذکر بیکار علوم و آثار میں ملے گا۔ چنانچہ ان کے نام کتاب "انکسار" میں لکھے  
اور میں کی تشریح و توضیح مستور علیہ السلام کی تورات میں اور اسطریا بالاسطریا  
پر بھی لکھی گئی ہے اور میں سے قرآنی مجید کی نہایت بڑا سا ترجمہ و تفسیر  
کو پتہ چلتا ہے۔ مثلاً لا یستحب علیکم انکم تمشوا بالانفس۔ کتاب صلیب۔ کتاب  
مکتوب۔ الرشید۔ صمدی۔ اتم الکتاب۔ الذکر الحکیم۔ صلیب۔

العلم ، مہین ، نعمت ، ذکر مبارک ، حکمت ،  
 الكتاب الحكيم ، حبس الله ، تفصيل لكل شئ ، متشابه ،  
 مثانی ، موعظہ ، احکمت آیاتہ ، ثم فقلت ، روح ، دہی ،  
 بیان ، حق ، صدق ، کتاباً مفعلاً ، بشری للمؤمنین ،  
 حسرة على الكافرين ، عدل ، امر ، منادی ، قرآن مجید ،  
 قرآن عربی ، القرآن ذی الذکر ، قرآن کریم ، بشیر ، نذیر ،  
 کتاب عزیز ، احسن القصص ، احسن الحديث ، قرآناً مجبلاً ،  
 حکم عربی ، الامانة ، کتاب مسطور ، صحف مکرمہ مرفوعة  
 مطهرة ، الكتاب الحكيم ، الموعظہ ، شجرة طيبة ،  
 حق الیقین ، البیتہ ، الحکوتہ ،

## قرآن مجید کے چھ عظیم الشان فضائل

ان قرآنی اسماء کا خصوصاً اور قرآن مجید کا عموماً ابتدائی مطالعہ کرنے سے ہم  
 اسی نتیجہ پر پہنچتے ہیں کہ ”قرآن کی وہ شان ہے کہ ہر ایک شان سے بلند ہے“  
 خطبہ الہامیہ ۱۷، اس ضمن میں قرآن مجید کے بیٹھار فضائل میں سے چھ فضائل  
 واضح طور پر ہمارے سامنے آتے ہیں :-

(۱) قرآن مجید کامل کتاب ہے ۔

(۲) قرآن مجید زندہ کتاب ہے ۔

(۳) قرآن مجید غیر محدود کتاب ہے ۔



(۴) قرآن مجید کے تفسیر کتاب ہے۔

(۵) قرآن مجید عالمگیر کتاب ہے۔

(۶) قرآن مجید اللہ کی کتاب ہے۔

اب میں دعا کرتا ہوں کہ اس اجمال کی تفصیل عرض کرتا ہوں۔ دوما

توفیقی الا بالله العالیٰ اعظم

## کامل کتاب

قرآن مجید کی پہلی تفصیلت یہ ہے کہ وہ ایک کامل کتاب ہے جیسا کہ

اللہ جل شانہ فرماتا ہے:-

الْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتِمَمْتُ عَلَيْكُمْ  
نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الْإِسْلَامَ دِينًا

(المائدہ: ۴)

آج میں نے تمہارے لئے تمہارا دین مکمل کر دیا ہے اور اپنی نعمت

تم پر پوری کر دی ہے اور تمہارے لئے دین اسلام پسند کر لیا ہے۔

احمیت مسلمہ کے لئے وامی عید

بخاری شریف میں لکھا ہے یہودیوں نے کہا کہ اگر یہ آیت ہم پر نازل کی جاتی

تو ہم عید مناتے (بخاری کتاب التفسیر جلد ۲ مصری ص ۱۸) علیہ السلام حضرت

عمر فاروق رضی اللہ عنہ کو جب یہ بات پہنچی تو آپ نے فرمایا کہ یہ آیت مجھ کو عرذ  
کے دن نازل ہوئی اور بھلا اللہ یہ دونوں دن ہمارے لئے عید کے دن تھے۔  
دورِ منشور جلد ۲ ص ۲۵۸، یقیناً نوع انسان اور بالخصوص امت مسلمہ کے لئے  
اس کی بڑی دائمی عید اور کیا ہو سکتی تھی کہ اسے حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ  
علیہ وسلم کے ذریعہ کامل و مکمل کتاب نصیب ہوئی۔

کہ درجہاں ہو تو کروں ندا محمد پر  
کہ اس کے لطف و عنایات کا شمار نہیں

## وضاحت

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے کامل کتاب ہونے کی وضاحت بڑے  
سادہ اور آسان پیرایہ میں کی ہے۔ فرمایا :-

”یورپین لوگ ایک قوم سے معاہدہ کرتے ہیں اس کی ترکیب  
عبادت اس طرح رکھ دیتے ہیں کہ دراز عرصہ کے بعد بھی ضرورتوں  
اور واقعات کے پیش آنے پر بھی اس میں استدلال اور استنباط کا  
سامان موجود ہوتا ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف میں آئندہ کی ضرورتوں  
کے مواد اور سامان موجود ہیں“ (ملفوظات جلد ۲ ص ۳۳۲)

پھر فرماتے ہیں :-

”آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو اس ملک کے لئے نہ صرف  
رسول کر کے بھیجا بلکہ اس ملک کا بادشاہ بھی بنادیا اور قرآن شریف کو



ایک ایسے قانون کی طرح مکمل کیا جس میں دیوانی، فوجداری  
مالی، سب ہدایتیں ہیں۔ (پیشہ معرفت ص ۱۲۵)  
یا الہی تیرا فرقال ہے کہ اک عالم سے  
جو ضروری تھا وہ سب اس میں ہوتا نکلا  
اس سلسلے میں حضرت مہدیؑ موعودؑ نے خاص طور پر اس زمانہ پر زور  
دیا کہ :-

”خدا تعالیٰ خوب جانتا تھا کہ اسی زمانہ میں کیسے کیسے جدید علوم  
پیدا ہوں گے اور خود مسلمانوں میں کیسے کیسے خیالات کے لوگ  
پیدا ہو جائیں گے۔ ان سب باتوں کا جواب اللہ تعالیٰ نے قرآن  
میں دے رکھا ہے اور کوئی نئی تحقیقات یا علمی ترقی نہیں جو  
قرآن شریف کو مغلوب کر سکے اور کوئی صداقت نہیں کہ اب پیدا  
ہو گئی ہو اور وہ قرآن شریف ہی پہلے سے موجود نہ ہو۔“  
(ملفوظات بعد الصلوٰۃ)

## مذاہب عالم کو چیلنج

حضرت مہدیؑ نے مذاہب عالم کو یہ زبردست چیلنج بھی دیا :-  
”اگر کوئی شخص قرآن شریف کے اس معجزہ کا انکار کرے  
.... تو ہم ہر پہلو سے قرآن کریم کا اعجاز ثابت کر کے دکھلا دیں  
گے کہ تمام صداقتیں اور پاک تعلیمیں قرآن کریم میں موجود ہیں۔“  
(ملفوظات، ج ۱)

حضرت اندکسٹی نے مزید فرمایا :-

”اگر کوئی شخص ایک ذرہ کا ہزارم حصہ بھی قرآن شریف کی تعلیم میں کچھ نقص نکال سکے یا بمقابلہ اس کے اپنی کسی کتاب کی ایک ذرہ بحر کوئی ایسی غلطی ثابت کر سکے کہ جو قرآنی تعلیم کے برخلاف ہو اور اس کے بہتر ہو تو ہم سزائے موت بھی قبول کرنے کو تیار ہیں“  
(دبراہن احمدیہ ص ۱۶۸ حاشیہ ۱۷)

زمانہ حال کے مشہور فلسفی مورخ آرنلڈ جے۔ ٹائن بی کا یہ نظریہ ہے کہ مستقبل میں مختلف مذاہب ایک دوسرے سے معاہدت کر لیں گے یا کوئی ایک مذہب سب پر مشتمل کامیابی حاصل کر لے گا۔

(A STUDY OF HISTORY) جلد دوم باب ۲۶

مؤلف آرنلڈ جے۔ ٹائن بی۔ - تخمینہ ۱۹۵۱ء - ہی سومر دیل

مکرمات بانی جماعت احمدیہ نے خدا سے علم پاکر یہ قطعی اور یقینی خبر دی کہ :-

”میں سچ کہتا ہوں کہ میں نے کسی دوسرے مذہب کی کسی تعلیم کو خواہ اس کا عقائد کا حصہ اور خواہ تدبیر منزل اور سیاست مدنی کا حصہ اور خواہ اعمال صالحہ کی تقسیم کا حصہ

برقرآن شریف کے بیان کے ہم پیر نہیں پایا۔ اور یہ قول میرے لئے نہیں کہ میں ایک شخصوں کے ہاں ہوں بلکہ سچائی مجھے مجبور کرتی ہے کہ میں یہ گواہی دوں اور یہ میری گواہی ہے وقت نہیں بلکہ ایسے وقت میں ہے جبکہ دنیا میں مذاہب کی کشتی



شروع ہے۔ مجھے خبر دی گئی ہے کہ اس گشتی میں آخر کار اسلام کا غلبہ  
ہے۔ میں زمین کی باتیں نہیں کہتا کیونکہ میں زمین سے نہیں ہوں بلکہ  
میں وہی کہتا ہوں جو خدا نے میرے منہ میں ڈالا ہے۔

..... یاد رہے کہ زمین پر کوئی بات ظہور میں نہیں آتی جب تک  
وہ آسمان پر قرار نہ پائے۔ سو آسمان کا خدا مجھے بتاتا ہے کہ آخر کار  
اسلام کا مذہب دلیلی کو فتح کرے گا (پیغام صلح عد ۱۱)

۵۔ اک بڑی مدت سے میں کو کفر تھا کھاتا رہا  
اب یقین سمجھو کہ آئے کفر کو کھانے کے دن

## زندہ کتاب

قرآن مجید کی دوسری عظیم الشان فضیلت اور خوبی یہ ہے کہ وہ ایک  
زندہ کتاب ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے :-

إِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ○ (الحجر: ۱۰)

اس قرآن کو ہم نے اتارا ہے اور ہم یقیناً اس کی حفاظت کریں گے۔

چنانچہ جہاں دوسری الہامی کتابیں تحریف اور کمی بیشی کا شکار ہو گئیں، حضرت  
مصلح موعودؑ نے دیکھا چہ تفسیر القرآن میں اس کی متعدد مثالیں دیکر ثابت کیا ہے  
کہ وہاں جو وہ صدیاں گزرنے کے باوجود قرآن کریم کے کسی ایک لفظ بلکہ نقطہ یا  
شعشعہ تک میں ذرا برابر کوئی تبدیلی نہیں آئی نہ قیامت تک آ سکتی ہے۔

## ایک معاندِ اسلام کی شہادت

چنانچہ سر ولیم مورجیسے بدترین معاندِ اسلام اپنی کتاب ”لائف آف محمد“ میں لکھتے ہیں :-

ہمارے پاس ہر ایک قسم کی ضمانت موجود ہے اندرونی شہادت کی بھی اور بیرونی کی بھی کہ یہ کتاب جو ہمارے پاس ہے وہی ہے جو خود محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نے دنیا کے سامنے پیش کی تھی اور اُسے استعمال کیا کرنے تھے۔“

لائف آف محمد ص ۵۵۸ مطبوعہ انڈین پریس (ترجمہ)

۵ نہ ہو اسلام کیوں ممتاز دنیا بھر کے دینوں میں  
وہاں مذہب کتابوں میں یہاں قرآن سلنوں میں

## ناقابلِ تنسیخ

قرآن مجید اس پر ہے بھی زندہ کتاب ہے کہ اس میں حقیقت ہی خفیف تنسیخ کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا جیسا کہ حضرت باقی سلسلہ احمدیہ فرماتے ہیں :-  
”قرآن شریف خاتم کتب مادی ہے اور ایک شمشدہ یا نقطہ کی شریعت اور حدود اور احکام اور اوامر سے زیادہ نہیں ہو سکتا اور نہ کم ہو سکتا ہے اور اب کوئی ایسی وحی یا ایسا الہام منجانب اللہ نہیں ہو سکتا جو احکام فرمائی کی ترمیم یا تنسیخ یا کسی ایک حکم کی



تبدیلی یا تغیر کر سکتا ہو :-  
 دارالہ اوکام جلد اول صفحہ ۱۲۸-۱۲۹

## حفاظت معنوی کا بابرکت نظام

اس کلام اللہ کے زندہ ہونے کا ایک اور ثبوت یہ ہے کہ اسکی حفاظت معنوی کے لئے مجددِ دین آئمہ اور اکابر کا ایک نہ ختم ہونیوالا سلسلہ جاری ہے ان مجددِ دین اسلام میں وہ بزرگ بھی تھے جنہوں نے علم کلام کی رو سے قرآن شریف کی عظمت کو قائم کیا اور وہ صاحبِ خوارق و کرامات علمائے ربانی بھی تھے جنہوں نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی اتباع کی برکت سے آسمانی نشاۃں کے ذریعہ قرآن کی فتح کے نقارے بجا دیے۔ چنانچہ حضرت یحییٰ موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”ہمارے سید و مولیٰ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے آج تک ہر ایک ہدی میں ایسے باخدا لوگ ہوتے رہے ہیں جن کے ذریعہ سے اللہ تعالیٰ غیر قوموں کو آسمانی نشان کھلا کر ان کو ہدایت دیتا رہا ہے جیسا کہ سید عبدالقادر جیلانی رحمہ اور ابوالحسن خرقانی رحمہ اور ابویزید بسطامی رحمہ اور حبیب بغدادی رحمہ اور محی الدین ابن العربی رحمہ اور ذوالنون مصری رحمہ اور معین الدین چشتی رحمہ اور قطب الدین بختیار کاکی رحمہ اور فرید الدین پاک پٹنی رحمہ اور نظام الدین دہلوی رحمہ اور شاہ ولی اللہ دہلوی رحمہ اور شیخ احمد رضا رحمہ اللہ جنہم درمنا عنہ اسلام میں گذرے ہیں اور

ان لوگوں کا ہزار ایک عدد پہنچتا ہے۔ (کتاب البریۃ ص ۴۲-۴۳)

اس سلسلہ میں مزید فرماتے ہیں :-

”درمیانی زمانہ کے صلحائے امت محمدیہ بھی باوجود طوفان بدعا

کے ایک دریائے عظیم کی طرح ہیں۔“ (تحفہ گوڑویہ ص ۵۷)

پھر پوری قوت و شوکت سے اعلان کیا :-

”یہ پاک تعلیم ہزاروں کو عیسیٰ مسیح بنانے کے لئے طیار ہے

اور لاکھوں کو بنا چکی ہے۔“

(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص ۲۲)

پہلے سمجھے تھے کہ موسیٰ کا عصا ہے فرقاں

پھر جو دیکھا تو ہر اک لفظ مسیحا نکلا

## موجب النوار و برکات

قرآن مجید کے زندہ کتاب ہونے پر ایک محکم دلیل یہ بھی ہے کہ اس کے متبیین کو آسمانی انوار و برکات سے نوازا جاتا ہے۔ اس کی تفصیل حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے قلم سے بیان کرتا ہوں۔ فرماتے ہیں :-

”لاکھوں مقدسوں کا یہ تجربہ ہے کہ قرآن شریف کی اتباع سے

برکات الہی دل پر نازل ہوتی ہیں اور ایک عجیب پیوند مولیٰ کریم

سے ہو جاتا ہے۔ خدائے تعالیٰ کے انوار اور الہام اُن کے دلوں پر

اُترتے ہیں اور معارف اور برکات اُن کے منہ سے نکلتے ہیں۔ ایک



قوی توکل اُن کو عطا ہوتی ہے اور ایک محکم یقین اُن کو دیا جاتا ہے اور ایک لذت محبت الہی جو لذت وصال سے پرورش یاب ہے اُن کے دلوں میں بھی جاتی ہے۔ اگر اُن کے وجودوں کو ہاؤن مصائب میں پھنسا جائے اور سخت شکنجوں میں دیکر نچوڑا جائے تو ان کا عرق بجز حب الہی کے اور کچھ نہیں۔ دنیا ان سے ناواقف، درد دنیائے دور تر اور بلند تر ہیں خدا کے معاملات ان سے خارج عادت میں انہیں پر ثابت ہوا ہے کہ خدا ہے انہیں پر کھلا ہے کہ ایک ہے جب وہ دعا کرتے ہیں تو وہ ن کی سنتا ہے جب وہ پکارتے ہیں تو وہ انہیں جواب دیتا ہے۔ جب وہ پیاد چاہتے ہیں تو وہ اُن کی طرف دوڑتا ہے۔ وہ بالوں سے زیادہ ان سے پیار کرتا ہے اور ان کی درد و پرہیز پر برکتوں کی بارش برساتا ہے۔ پس وہ اُس کی ظاہری و باطنی و روحانی و جسمانی تائیدوں سے شناخت کئے جاتے ہیں اور وہ ہر ایک میدان میں ان کی مدد کرتا ہے۔ کیونکہ وہ اُس کے اور وہ اُن کا ہے۔ ”رہمہ چشم آریہ ص ۳۱۔ ۳۲“

### عہد حاضر میں زندہ کتاب کی مناوی

اس زمانہ میں اللہ تعالیٰ نے تحرائ مجید کے زندہ کتاب ہونے اور

اس کے زندہ فیوض و برکات کا عملی ثبوت دینے کے سے ہمدی موعود

علیہ السلام کو کھڑا کیا۔ چنانچہ آپسے نہایت پرشکوہ انداز میں یہ مناوی کی

”مجھے بھیجا گیا ہے تائیں ثابت کروں کہ ایک اسلام ہی ہے جو  
 زندہ مذہب ہے اور وہ کرامات مجھے عطا کئے گئے ہیں جن کے مقابلہ  
 سے تمام غیر مذاہب والے... عاجز ہیں۔ میں ہر ایک مخالف کو دکھا  
 سکتا ہوں کہ قرآن شریف اپنی تعلیموں اور اپنے علوم حکمیہ اور اپنے  
 معارف و فہم اور بلاغت کا بلکہ کی رو سے معجزہ ہے موسیٰ کے معجزہ  
 سے بڑھ کر اور عیسیٰ کے معجزات سے صد بار درجہ زیادہ۔ میں بار بار  
 کہتا ہوں اور بلند آواز سے کہتا ہوں کہ قرآن اور رسول کریم صلی اللہ  
 علیہ وسلم سے سچی محبت رکھنا اور سچی تابعداری اختیار کرنا انسان کو  
 صاحب کرامات بنا دیتا ہے۔ اور اسی کا بل انسان پر علوم غیبیہ کے  
 دروازے کھولے جاتے ہیں اور دنیا میں کسی مذہب والا روحانی  
 برکات میں اسکا مقابلہ نہیں کر سکتا۔ چنانچہ میں اس میں صاحب تجربہ  
 ہوں..... خدا تعالیٰ کے ساتھ زندہ تعلق جو جاندار بھی اسلام قبول  
 کرنے کے ہرگز ممکن نہیں، ہرگز ممکن نہیں۔“

”اُد میں تمہیں بتاؤں کہ زندہ خدا کہاں ہے؟ اور کس قوم  
 کے ساتھ ہے وہ اسلام کے ساتھ ہے؟ اسلام اس وقت موسیٰ کا طور  
 ہے جہاں خدا بول رہا ہے۔ وہ خدا جو نبیوں کے ساتھ کلام کرتا تھا  
 اور پھر چپ ہو گیا آج وہ ایک مسلمان کے دل میں کلام کر رہا ہے“

دفعہ پنجم آئینہ حقیقت

مختصر تیرا ہے حد ہو سلام اور محبت ہو اسکی نور لیا بلکہ خدا یا تمہارے



# غیر محدود کتاب

تیسری فضیلت فرقان حمید کو یہ حاصل ہے کہ وہ لا انتہا کمالات پر مشتمل ذوالمعارف کتاب ہے جس کے مطالب اور معارف قیامت تک ختم نہیں ہو سکتے چنانچہ اللہ جل شانہ ارشاد فرماتا ہے :-

وَلَوْ أَنَّ مَا فِي الْأَرْضِ مِنْ شَجَرَةٍ أَقْلَامٌ وَالْبَحْرُ  
يَمْدٌ مِنْ بَعْدِهِ سَبْعَةُ أَبْحُرٍ مَا نَفِدَتْ كَلِمَاتُ اللَّهِ

إِنَّ اللَّهَ تَزِيدُ حَكِيمٌ ○ (لقمان: ۲۸)

حضرت مصلح موعودؑ کے الفاظ میں اس آیت کریمہ کا ترجمہ یہ ہے کہ :-  
”زمین میں جس قدر درخت ہیں اگر ان تمام کو کاٹ کاٹ کر قلمیں بنا دی جائیں اور جنگلوں اور باغات کا ایک درخت بھی نہ رہنے دیا جائے آج کی سب قلمیں تیار کر لی جائیں ، وَالْبَحْرُ يَمْدٌ اور سمندر سیاہی بن جائے اور پھر اور سات سمندروں کا پانی بھی سیاہی بنا دیا جائے اور ان قلموں اور اس سیاہی سے کلام اللہ کے معنی لکھے جائیں تو مَا نَفِدَتْ کَلِمَاتُ اللَّهِ قلمیں ٹوٹ جائیں گی ، سات سمندروں کی سیاہی خشک ہو جائے گی مگر قرآن کا سمندر پھر بھی بھرا ہوا ہوگا اور اس کے معارف ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔  
إِنَّ اللَّهَ تَزِيدُ حَكِيمٌ کیونکہ اللہ غالب حکمت والا ہے۔“

غالب ہونگی وجہ سے اسکی وہ وسعت قرآنی معارف کو بخشی  
ہے کہ اگر تمام درخت ظہیں بن جائیں اور تمام سمندر سیاہی بن جائیں  
اور ان سے اس کے معارف کچھ جائیں پھر بھی وہ ختم ہونے میں نہ آئیں  
مگر وسعت بعض اوقات لغوی بھی ہوتی ہے..... مگر فرمایا یہاں ایسا  
نہیں۔ باوجود قرآنی مطالب کے اس قدر وسیع ہونے کے اس میں  
کوئی بات لغو اور بے فائدہ نہیں کیونکہ ایک حکیم ہستی کا یہ نازل کردہ  
کلام ہے..... اس میں ایک بات بھی خلاف حکمت نہیں بلکہ ایک  
ایک کو دیکھ کر انسان قربان ہو جاتا ہے ”میر محمد رفیع جلد اول ص ۱۰۹“

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا پیغمبر چوموں  
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے

### آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پرمدارف حدیث

سیدنا حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی روایت ہے کہ پیغمبر خدا محمد مصطفیٰ صلی اللہ  
علیہ وسلم نے فرمایا کہ جبریل علیہ السلام میرے پاس آئے اور کہا یا محمد (صلی اللہ علیہ وسلم)  
تیرا امت تیرے بعد فتنہ میں پڑنے والی ہے۔ میں نے پوچھا اے جبریل اس  
فتنہ سے کیونکر بچ سکی ہوگی؟ انہوں نے جواب دیا کہ کتاب اللہ سے۔ جس میں  
پہلوں اور پھلوں کی خبریں ہیں۔ قرآن ہی تھا اے پیش آمدہ سب مسائل کا  
فیصلہ کرنا والا ہے۔ جو اللہ تعالیٰ کی عبودیت اور اللہ تعالیٰ تک پہنچانے کی  
سیدھی راہ ہے۔ قرآن قطعی اور آخری بات ہے اور وہ کوئی بے فائدہ اور



مذکور کلام نہیں۔ قرآن وہ کتاب ہے کہ اگر کوئی زبردست جاہل بھی اس کو چھوڑ کر کسی اور چیز پر عمل کرے گا تو اللہ اس کو پاش پاش کر دے گا اور جو شخص اس کے سوا کسی اور سے مقصود چاہے گا اس کو اللہ تعالیٰ گمراہ قرار دے گا اور قرآن کریم کسی کے رد کرنے سے پورا نا نہیں ہو جائیگا۔ وہ تو درجائے ناپید اکنار ہے جس کے عجائبات کبھی ختم ہونے میں نہیں آئیں گے۔

(ترجمہ مسند احمد بن حنبل بحوالہ کنز العمال جلد ۱ ص ۱۵۱ مطبوعہ جدید آباد دکن ۱۳۱۲ھ)

## ایک عارف ربانی کا نظریہ

اس حدیث نبویؐ کی تشریح میں پانچویں تھی صدی ہجری کے ایک عارف ربانی حضرت جعفر بن محمد نے ایک حیرت انگیز نکتہ معرفت بیان کیا ہے جو غور سے سننے اور پڑھنے کے لائق ہے۔ فرماتے ہیں:-

”کِتَابُ اللَّهِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَشْيَاءٍ - الْعِبَارَةُ وَالْإِشَارَةُ وَاللِّطَائِفُ وَالْحَقَائِقُ - فَالْعِبَارَةُ لِلْعَوَامِّ وَالْإِشَارَةُ لِلْخَوَاصِّ وَاللِّطَائِفُ لِلْأَوْلِيَاءِ وَالْحَقَائِقُ لِلْأَنْبِيَاءِ“

(عرائس البیان جلد ۱ ص ۱۳۱ از حضرت شیخ الکمال ابو محمد روزنجان ابن ابی النضر بقول المتوفی ۶۰۶ھ)

یعنی کتاب اللہ چار چیزوں پر مشتمل ہے۔ عبارت پر، اشارت پر، لطائف پر اور حقائق پر۔ عبارت عوام کے لئے۔ اشارت درگاہ الہی کے خاص مقربوں کے لئے۔ لطیف نکات اولیاء کے لئے اور حقائق حقائق نبیوں کے لئے مخصوص ہیں۔

## موجودہ زمانہ میں حقائق قرآنی کا انکشاف

حضرت مہدی موعود علیہ السلام نے اللہ تعالیٰ کے علم سے حقائق قرآنی کا کس شاندار طریق سے انکشاف فرمایا ہے؟۔ اسی سلسلہ میں چند ایمان افروز مثالیں بیان کرتا ہوں۔ حضرت اقدسؑ نے ایک حقیقت یہ بیان فرمائی کہ:-

”وہ تمام قصے جو اللہ جل شانہؑ نے قرآن مجید میں حضرت آدمؑ

سے لیکر حضرت یحییٰ علیہ السلام تک بیان فرمائے ہیں خالص غیب

کا خبریں ہیں۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۶ حاشیہ)

”ہر ایک آیت ایک پیشگوئی اپنے اندر رکھتی ہے۔ قصے

بھی پیشگوئیوں کے رنگ میں بیان کئے گئے ہیں۔“

ذکر حبیب از حضرت غنی محمد صادق صاحب ص ۹ تا ۱۰

”اسکا ہر ایک قصہ ہی اخبار غیب ہے۔“ (آئینہ کمالات اسلام ص ۲۳۶ حاشیہ)

پھر اپنی آمد کی غرض و غایت ہی یہ بیان فرمائی کہ:-

”اس وقت خدا تعالیٰ نے مذہبی امور کو قصے اور کتھا کے

رنگ میں نہیں رکھا ہے بلکہ مذہب کو ایک سائنس (علم) بنا دیا

ہے اور یہی وجہ ہے کہ یہ زمانہ کشف حقائق کا زمانہ ہے جب کہ ہر

بات کو علمی رنگ میں ظاہر کیا جاتا ہے۔ میں اس لئے ہی بھیجا گیا

ہوں کہ ہر اعتقاد کو اور قرآن کے ہمہ کے قصص کو علمی رنگ میں

(خطبات جلد ۲ ص ۱۲۵)

ظاہر کروں۔“



۶۱۸۹۷ء کا واقعہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے سفرِ لبنان سے واپسی پر شیخ رحمت اللہ صاحب دہلیک بھیجاؤں کے یہاں قیام فرمایا۔ دورانِ قیام لاہور مختلف مذہب و ملت کے لوگ بکثرت آپ کی مجلس میں حاضر ہوتے اور قرآنی خزائن سے مالا مال ہو کر جاتے رہے۔ اسی اثنا میں عیسائیوں کی طرف سے ایک اعتراض پیش ہوا کہ قرآن مجید میں جو قصے درج ہیں وہ بائبل سے لئے گئے ہیں۔ اسی پر حضرت اقدس مٹھے ایک شعر کے کی تقریر کی اور بہت سے دلائل دے کر نہایت جلال سے فرمایا:-

”جس طرح گھاس پیوس اور چارہ گائے کے پیٹ میں جا کر  
لہو اور پھیر تھنوں میں جا کر دودھ بن جاتا ہے اسی طرح نوریت اور  
انجیل کی کہانیاں قرآن میں آکر نور اور حکمت بن گئیں۔“

(مجدد اعظم بعد اقل ۱۵۶۱ھ از ڈاکٹر بشارت احمد صاحب مرحوم)

## سورۃ الفیل میں پیشگوئی

سورۃ الفیل میں بظاہر شکر ابرہہ کے مگر تشریف لے جانے اور تباہ ہونے کا واقعہ مذکور ہے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بتایا کہ:-

”جیسے باقی والدین کو چڑیوں نے تباہ کر دیا ایسا ہی یہ پیشگوئی قیامت تک جائے گی۔ جب کبھی کوئی اصحاب الفیل پیدا ہو تب ہی اللہ تعالیٰ ان کے تباہ کرنے کے لئے ان کی کوششوں کو خاک میں ملا دینے کا سامان کر دیتا ہے۔“

پھر فرمایا :-

”اس وقت اصحاب الغیل کی شکل میں اسلام پر حملہ کیا گیا ہے۔ مسلمانوں میں بہت کمزوریاں ہیں۔ اسلام غریب ہے اور اصحاب فیل زور میں ہیں مگر اللہ تعالیٰ وہی نمونہ پھر دکھانا چاہتا ہے۔ چڑیوں سے وہی کام لے گا۔“  
(ملفوظات جلد ۱ ص ۱۴۲-۱۴۳)

## قرآن فلسفہ اور سائنس

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک یہ قرآنی حقیقت بھی بیان فرمائی کہ :-

”بس قدر علوم طبعی پھیلتے جاتے ہیں اور پھیلیں گے اسی قدر قرآن کی عظمت اور خوبی ظاہر ہوگی۔“ (ملفوظات جلد اول ص ۸۶)

”قرآن کا ایک نقطہ یا شعبہ بھی اولین اور آخرین کے فلسفہ کے مجموعی حملہ سے ذرہ سے نقصان کا اندیشہ نہیں رکھتا وہ ایسا پتھر ہے جس پر گرے گا اُس کو پاش پاش کر دے گا اور جو اس پر گرے گا وہ خود پاش پاش ہو جائے گا۔“

(د آئینہ کمالات اسد ص ۲۵۷ حاشیہ)

جن دنوں حضور اپنے وصال سے قبل لاہور میں مقیم تھے۔ انگلستان کے ایک مشہور سیاح، ہیٹ ڈان اور لیچرادر پروفیسر کلیمنٹ ریک نے جو بہت عرصہ



آسٹریلیا میں میگزینلم سوسائٹی میں کام کرتے رہے اور سائنس کے ساتھ خاص دلچسپی رکھتے تھے حضور سے ملاقات کی اور بہت سے اہم سوالات پوچھے جنکا جواب حضور نے قرآن شریف سے دیا۔ پروفیسر ریگ نے جواب سُن کر کہا مجھے بہت خوشی ہے کہ آپ کا مذہب سائنس کے مطابق ہے۔ حضورؐ نے فرمایا اسی لئے تو خدا نے ہمیں بھیجا تاہم دنیا پر ظاہر کریں کہ مذہب اسلام کی کوئی بات ثابت شدہ حقیقت سائنس کے خلاف نہیں۔ (ذکر حبیب ص ۱۲۵) حضرت مفتی محمد صادق صاحب پروفیسر ریگ پر حضورؐ کے جوابات کا اتنا گہرا اثر ہوا کہ دو بار آخر مسلمان ہو گئے۔

### علمی خزانہ

ایک زبردست قرآنی حقیقت حضرت مہدی علیہ السلام نے مذہبی دنیا کے سامنے یہ رکھی کہ :-

”قرآن کے ہر ایک فقرہ کے نیچے ایک خزانہ ہے جسکو کافروں کے ہاتھ، مخالفانہ حربہ سے مہدم کر کے تھوٹ کے رنگ میں دکھانا چاہتے ہیں۔“ (اربعین ص ۱۵)

### دعویٰ مع دلیل

حضرت مسیح موعودؑ نے اس حقیقت قرآنی کو بھی بے نقاب کیا کہ یہ ربانی کتاب صرف دعویٰ ہی نہیں کرتی بلکہ ہر دعویٰ کی مسکت اور معقول دلیل بھی دیتی ہے یہ دونوں

امر قرآن مجید میں دو بزرگ نہروں کی طرح جاری ہیں۔ اسی اہم نظریہ کو آپ نے ۱۸۹۶ء کے جلسہ اعظم مذاہب کے لیکچر میں ایسے شاندار طریق سے ثابت کر دکھایا کہ انہوں اور بیگانوں نے اسلام کی فتح مبین کا اقرار کیا۔ اگلی پریس میں سے سول اینڈ پبلشری گزٹ (لاہور) پلیس اخبار (لاہور) سراج الاخبار (لاہور) چودھویں صدی (لاہور) پینڈی (لاہور) مخبر و کون (لاہور) اور جنرل "گوہر آصفی" (ملکت) اور دوسرے کئی اخبارات نے نوٹ لکھے اور اسلام کے اس فتح نصیب جنرل کو شاندار الفاظ میں خراج تحسین ادا کیا۔ مثلاً اخبار چودھویں صدی (لاہور) نے اپنی یکم فروری ۱۸۹۶ء کی اشاعت میں لکھا:-

"مرزا صاحب نے کل سوالوں کے جواب .... قرآن شریف سے دئے اور تمام اصول و فروع اسلام کو دلائل عقلیہ اور براہین فلسفہ کے ساتھ میرہن اور مزین کیا۔ عقلی دلائل سے الہیات کے ایک مسئلہ کو ثابت کرنا اور اس کے بعد کلام الہی کو سمجھنا حوالہ پر ہذا ایک عجیب شان دکھاتا تھا۔"

"مرزا صاحب نے نہ صرف مسائل قرآن کی فلاسفی بیان کی بلکہ الفاظ قرآنی کی فلاسفی اور فلاسفی بھی ساتھ ساتھ بیان کر دی۔ غرضیکہ مرزا صاحب کا لیکچر بہ ہیئت مجموعی ایک مکمل اور جامد لیکچر تھا جس میں بیشمار معارف و حقائق و حکم و اسرار کے موتی چمک رہے تھے اور فلسفہ الہیہ کو ایسے ڈھنگ سے بیان کیا گیا تھا کہ تمام اہل مذاہب شہد رہ گئے۔"

"اسلام کے بڑے بڑے مخالف اس روز اس لیکچر کی تعریف میں رطب اللسان تھے .... بہر حال اسی کا شکر ہے کہ اس جلسہ



میں اسلام کا اول بالارہ اور تمام غیر مذاہب کے دلوں میں اسلام  
کا سکہ بیٹھ گیا۔

کلکتہ کے "اخبار جنرل و گوہر اصغی" نے ۲۲ جنوری ۱۸۹۷ء کے پرچہ میں لکھا :-

"حق تو یہ ثابت ہوتا ہے کہ اگر اس جلسہ میں حضرت مرزا  
صاحب کا مضمون نہ ہوتا تو اسلامیوں میں غیر مذاہب والوں کے  
رو برو ذلت و ندامت کا نقشہ لگتا مگر خدا کے زبردست ہاتھ  
نے مقدس اسلام کو گرنے سے بچا لیا۔ بلکہ اس کو اس  
مضمون کی بدولت ایسی فتح نصیب فرمائی کہ موافقین تو  
موافقین مخالفین بھی سچی فطرتی جوش سے کہہ اُٹھے کہ یہ  
مضمون سب پر بالاس ہے سب پر بالاس ہے۔"

ایک عظیم الشان قرآنی حقیقت آپ نے یہ پیش فرمائی کہ :-  
"وہ ایسی کتاب ہے کہ اس میں ہر چیز کی تفصیل ہے۔ اور  
اس میں آئندہ اور گزشتہ خبریں موجود ہیں۔"

(ترجمہ خطبہ الہامیہ)

دیائے بے انتہا

دھیان دے کے ایک بند پایہ صوفی بزرگ حضرت منشی احمد جانی صاحب  
تھے جنہوں نے بعد میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب براہین احمدیہ  
پر ایک مہتمم بالشان تبصرہ بھی لکھا۔ آپ نے ۱۸۸۲ء میں یہ پیغام بھجوایا کہ

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن مجید کی تعریف میں مبالغہ نہ ہو اس پر  
حضرت اقدس نے تحریر فرمایا:۔

”اس کا مطلب، اس عاجز کو معلوم نہیں ہوا۔ اس کتاب  
میں تعریف قرآن شریف اور حضرت خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ  
وسلم کی ہے سو وہ دونوں دریائے بے انتہا ہیں کہ اگر تمام  
دنیا کے عاقل اور فاضل اُن کی تعریف کرتے رہیں تب  
بھی حق تعریف کا ادا نہیں ہو سکتا چہ جائیکہ مبالغہ تک  
نوبت پہنچے۔“

(مکتوبات جلد اول ص ۳)

حضرت یحییٰ موعودؑ نے قرآن کی اس قطعی اور یقینی صداقت کو خدا کی  
فعلی کتاب یعنی قانون قدرت سے ثابت کرتے ہوئے فرمایا:۔  
”اگر ایک مکھی کے خواص اور عجائبات کی قیامت تک  
تفتیش و تحقیق کرتے جائیں تو وہ بھی کبھی ختم نہیں ہو سکتی تو  
اب سوچنا چاہیے کہ کیا خواص و عجائبات قرآن کریم کے اپنے  
قد و انداز میں مکھی جتنے نہیں؟ بلاشبہ وہ عجائبات تمام  
مخلوقات کے مجموعی عجائبات سے بہت بڑھ کر ہیں۔“

(ازالہ ادھام ص ۴۴۷-۴۴۸)

۵ خدا کے قول سے قول بشر کیونکر برابر ہو  
وہاں قدرت یہاں دما ندگی فرق نمایاں ہے



بنا سکتا نہیں الگ پاؤں کیڑے کا بستر ہرگز  
تو پھر کینہ کرنا نادر حق کا اس پہ آسان ہے

## غیر محدود اور کھلے اعجاز

پھر فرمایا :-

”جانتا چاہیے کہ کھلے کھلے اعجاز قرآن شریف کا جو ہر ایک  
قوم اور ہر ایک اہل زبان پر مد و مشن ہو سکتا ہے جس کو پیش  
کر کے ہم ہر ایک ملک کے آدمی کو خواہ ہندی یا پارسی یا  
یورپین یا امریکن یا کسی اور ملک کا ہو علوم و ماکت و اجواب  
کو سکتے ہیں۔ وہ غیر محدود معارف و حقائق و علوم حکمیہ  
قرآنیہ ہیں جو ہر زمانہ میں اس زمانہ کی حاجت کے موافق  
کھلتے جاتے ہیں اور ہر ایک زمانہ کے خیالات کا مقابلہ  
کرنے کے لئے تسلیح سپاہیوں کی طرح کھڑے ہیں۔“  
”اے بندگانِ خدا! یقیناً یاد رکھو کہ قرآن شریف  
میں غیر محدود معارف و حقائق کا اعجاز ایسا کامل اعجاز  
ہے جس نے ہر ایک زمانہ میں تنوار سے زیادہ کام کیا  
اور ہر ایک زمانہ اپنی نئی حالت کے ساتھ جو کچھ شبہات  
پیش کرتا ہے یا جس قسم کے اعلیٰ معارف کا دعویٰ کرتا  
ہے اس کی پوری مدافعت اور پورا الزام اور پورا پورا مقابلہ

قرآن شریف میں موجود ہے۔ کوئی شخص بہ ہو یا بدھ مذہب والا یا  
 آریہ یا کسی اور رنگ کا فلسفی کوئی ایسی الہی صداقت نکال نہیں  
 سکتا جو قرآن شریف میں پہلے سے موجود نہ ہو۔ قرآن شریف  
 کے عجائبات کبھی ختم نہیں ہو سکتے اور جس طرح صحیفہ  
 فطرت کے عجائب و غرائب خواص کسی پہلے زمانہ تک ختم  
 نہیں بلکہ جدید و جدید پیدا ہوتے جاتے ہیں یہی حال  
 ان صحیفہ مطہرہ کا ہے تا خدا نے تعالیٰ کے قول اور فعل  
 میں مطابقت ثابت ہو۔

(ازالہ اوٹام صفحہ ۲۰۵-۲۱۲)

## بے نظیر کتاب

قرآن مجید کی چوتھی تفصیلت یہ ہے کہ وہ ایک بے نظیر کتاب اور  
 آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا ابدی معجزہ ہے۔ جیسا کہ قرآن مجید کا چودہ  
 سو سالہ چیلنج ہے کہ:-

”قُلْ لِّئِنْ أَجْتَمَعَتِ الْإِنْسُ وَالْجِنُّ عَلَىٰ أَنْ يَأْتُوا بِمِثْلِ  
 هَٰذَا الْقُرْآنِ لَا يَأْتُونَ بِمِثْلِهِ وَلَوْ كَانَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ  
 ظَهِيرًا“  
 (یعنی اسرائیل: ۸۹)

یا رسول اللہ! اگر تمام انسان اور تمام جن



اس قرآن کی نظیر لانے کے لئے جمع ہو جائیں تو پھر بھی وہ  
اس کی نظیر لانہیں سکیں گے۔ خواہ وہ ایک دوسرے کے  
مددگار ہی کیوں نہ بن جائیں۔

## هَلْ مِنْ مُعَادِرٍ مِنْ كَالنَّقَّارِ

حضرت مسیح موعود علیہ السلام برائین احمدیہ میں اس قرآنی چیلنج کا  
ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

”قرآن شریف وہ کتاب ہے جس نے اپنی عظمتوں اپنی  
حکمتوں، اپنی صداقتوں، اپنی بلاغتوں، اپنے لطائف و نکات  
اپنے انوارِ روحانی کا آپ دعویٰ کیا ہے اور اپنا بے نظیر ہونا  
آپ ظاہر فرما دیا ہے۔ یہ بات ہرگز نہیں کہ صرف مسلمانوں نے  
فقط اپنے خیال میں اس کی خوبیوں کو قرار دے دیا ہے بلکہ  
وہ تو خود اپنی خوبیوں اور اپنے کمالات کو بیان فرماتا ہے اور  
اپنا بے مثل و مانند ہونا تمام مخلوقات کے مقابلہ پر پیش کر رہا  
ہے۔ اور بلند آواز سے هَلْ مِنْ مُعَادِرٍ مِنْ كَالنَّقَّارِ بجا  
رہا ہے اور دقائق حقائق اس کے صرف دو تین نہیں جس  
میں کوئی نادان شک بھی کرے بلکہ اس کے دقائق تو بحر  
و ذخائر کی طرح جو شس مار رہے ہیں اور آسمان کے ستاروں  
کی طرح جہاں نظر ڈالو چلتے نظر آتے ہیں۔۔۔۔۔ یہ وہ متحقق اور

بدیہی الثبوت صداقت ہے کہ جو تیرہ سو برس سے برابر اپنی روشنی  
دکھاتی چلی آئی ہے۔“

دبرہین احمدیہ ص ۵۵۴ حاشیہ ص ۵۵۴

ملفوظات میں فرماتے ہیں :-

”آپ خاتم النبیینؐ پھر سے اور آپ کی کتاب خاتم الکتاب  
پھر ہی جس قدر مراتب اور وجوہ اعجاز کلام کے ہو سکتے ہیں ان  
سب کے اعتبار سے آپ کی کتاب انتہائی نقطہ پر پہنچی ہوئی  
ہے یعنی کیا باعتبار فصاحت و بلاغت، کیا باعتبار ترتیب  
مضامین، کیا باعتبار تعلیم کیا باعتبار کمالات تعلیم، کیا باعتبار  
ثمرات تعلیم غرض جس پہلو سے دیکھو اسی پہلو سے قرآن شریف  
کمال نظر آتا ہے اور اس کا اعجاز ثابت ہوتا ہے۔“

ملفوظات جلد سوم ص ۲۱

## قرآن شریف کا بیغ نقشہ

پورا قرآن مجید تو ایک طرف، حضرت مسیح موعودؑ نے سورہ فاتحہ کی نسبت  
بھی یہ دعویٰ فرمایا :-

”قرآن شریف تو ایک بہت بڑا سمندر ہے۔ کوئی بات اگر  
نکالنی ہو تو چاہیے کہ سورہ فاتحہ میں بہت غور کرے کیونکہ یہ  
اُمُّ الکتاب ہے اس کے بطن سے قرآن کریم کے مضامین نکلتے



ہیں۔

والحکم از جنوری السلسلہ بحوالہ تفسیر سورہ فاتحہ شائع کردہ ادارۃ المصنفین۔ رتبہ

نیز فرمایا :-

”سورۃ فاتحہ محل طور پر تمام مقاصد قرآن شریف پر مشتمل ہے  
گویا یہ سورت مقاصد قرآنیہ کا ایک ایجاز لطیف ہے“

(براہین احمدیہ ص ۲۸۷ حاشیہ ۱۱۱)

اسی طرح فرمایا :-

”سورۃ فاتحہ پر جو قرآن شریف کا بار یک نقشہ ہے اور اتم الکتاب  
بھی جسکا نام ہے خوب غور کرو کہ اس میں اجمال کے ساتھ قرآن کریم کے  
تمام معارف درج ہیں“

اسی اعجازی خصوصیت کی بنا پر حضور علیہ السلام کو سورۃ فاتحہ سے بے انداز محبت و  
عقیدت تھی۔ چنانچہ ایک شخص کا بیان ہے کہ :-

”میں نے ایک دفعہ آپ کو قادیان سے بٹالہ تک سیل گاڑی  
میں سفر کرتے دیکھا۔ آپ نے قادیان سے نکلتے ہی قرآن شریف  
کھول کر سامنے رکھ لیا اور بٹالہ پہنچنے تک جس میں سیل گاڑی کے  
ذریعہ کم و بیش پانچ گھنٹے لگے ہوں گے آپ نے قرآن شریف کا  
ورق نہیں ہٹا اور انہی سات آیتوں (سورۃ فاتحہ) کے  
مطالعہ میں پانچ گھنٹے خرچ کر دیے۔“

(سلسلہ احمدیہ مؤلفہ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

۵۱ فردی شہداء کا واقعہ ہے۔ کہ قادیان کے مدرسہ تعلیم الاسلام کے  
لوگوں کا میچ تھا۔ حضرت اقدس کے ایک صاحبزادہ نے بچپن کی سادگی میں کہا۔  
”یا تم کو کٹ پیر نہیں گئے؟“ حضور اس وقت تفسیر سورہ فاتحہ لکھنے میں مصروف  
تھے۔ فرمایا:-

”وہ تو کھیل کر واپس آجائیں گے مگر میں وہ کٹر کٹ  
کھیل رہا ہوں جو قیامت تک قائم رہے گا۔“  
(ملفوظات جلد دوم صفحہ ۲۱۴)

### العامی طریق فیصلہ

حضور نے سورہ فاتحہ کے جو حقائق و معارف بیان فرمائے وہ پونے  
چار سو صفحات پر مشتمل ہیں اور بہت رُوح پرور ہیں۔ حضور نے سورہ فاتحہ  
کی نسبت یہ عمومی طریق فیصلہ پیش فرمایا کہ:-

”توریت اور انجیل قرآن کا کیا مقابلہ کریں گی اگر صرف  
قرآن شریف کی پہلی سورت کے ساتھ ہی مقابلہ کرنا چاہیں یعنی  
سورہ فاتحہ کے ساتھ جو فقط سات آیتیں ہیں اور جس ترتیب  
انسب اور ترکیب محکم اور نظام فطرتی سے اس سورہ میں صلیح  
حقائق اور معارف دینیہ اور روحانی حکمتیں درج ہیں ان کو  
موسیٰ کی کتاب یا یسوع کے چند ورق انجیل سے نکالنا چاہیں  
تو گو ساری عمر کوشش کریں تب بھی یہ کوشش لا حاصل ہوگی۔“  
(سراج الدین عیسائی کے چار سوالوں کا جواب ص ۱۱)



اس طریق فیصلہ کے لئے آپ نے ۵۰۰ روپیہ انعام بھی مقرر فرمایا۔  
 یہ جون ۱۹۶۷ء کی بات ہے۔ اس کے ۶۹ سال بعد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث  
 ایدہ اللہ تعالیٰ نے بھی ۵۰ روپیہ سالانہ کو یہ اعلاق فرمایا کہ :-

”ہم اس قسم سے سو گنا زیادہ یعنی پچاس ہزار  
 روپیہ دینے کو طیار ہیں بشرطیکہ کوئی شخص سورۃ فاتحہ میں بیان شدہ  
 حقائق و معارف اپنی کتاب کے مجموعہ میں سے پیش کرے  
 وکھلا دے۔“ (الفصل ۲۲، اپریل ۱۹۶۶ء ص ۱۷)

مگر آج تک کسی کو سورۃ فاتحہ کے یہ بے مثال نکات معرفت اپنی مذہبی  
 کتابوں میں سے پیش کرنے کی جرات نہیں ہو سکی ہے  
 مرے پکڑنے پہ قدرت تجھے کہاں ملے گا  
 کہ بارغ حسن محمد کی عند لیب ہوں نہیں

## عالمگیر کتاب

قرآن کریم کی پانچویں تفصیلت یہ ہے کہ پہلی سب الہامی کتابیں  
 مختص القوم، مختص الزمان اور مختص المقام تھیں۔ مگر قرآن مجید ایک دائمی  
 اور عالمگیر شریعت ہے۔ جیسا کہ خداوند عز و جل قرآن شریف میں فرماتا  
 ہے :-

تَبَارَكَ الَّذِي نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلَى عَبْدِهِ لِيَكُونَ  
لِلْعَالَمِينَ نَذِيرًا ○

(الفرقان ۲۱)

یعنی وہ ذات بڑی برکت والی ہے جس نے فرقان اپنے بندہ  
پر اتارا ہے کہ وہ سب جہانوں کے لئے ہوشیار کرنے  
والا ہے۔

پھر فرمایا:-

وَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا كَافَّةً لِّلنَّاسِ ○

(السیاء ۲۹)

ہم نے تجھ کو اے رسول! تمام بنی نوع انسان کی طرف رسول  
بنا کر بھیجا ہے۔

زبردست قرآنی معجزہ

یہاں کافۃً لِّلنَّاسِ کے الفاظ میں زبردست قرآنی معجزہ ہیں  
جنہوں نے عصائے موسیٰ کی طرح باہیت اور بہائیت جیسی تحریکوں کا جادو  
پاشش پاشش کر دیا ہے۔

وجہ یہ کہ کفۃً الشیء کے یہ معنی ہوتے ہیں کہ کسی چیز کو اس طرح  
جمع کیا جائے کہ اس کا کوئی حصہ باہر نہ رہے۔ (اقرب) پس اس آیت  
میں بالواسطہ طور پر پہلے سے خبر دی گئی ہے کہ بعض لوگ قرآنی شریعت کی بجائے



دوسری شریعت لانے کی کوشش کریں گے مگر ان کا دعویٰ سراسر باطل ہوگا۔  
 کیونکہ قیامت تک پیدا ہونے والا ہر شخص خواہ وہ کسی ملک یا خطہ کا رہنے  
 والا ہو، خواہ مشرقی ہو یا مغربی، اسود ہو یا ابيض، ایشیائی ہو یا یورپین،  
 ایرانی ہو یا تورانی، وہ قیامت تک قرآن مجید کی شریعت اور محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ  
 صلی اللہ علیہ وسلم کے دائرہ رسالت میں شامل رہے گا۔ کیونکہ وہ سب رسول  
 جن پر نجات موقوف ہے صرف قرآن شریف میں محفوظ ہیں۔

جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”جو لوگ قرآن کو عزت دیں گے وہ آسمان پر عزت  
 پائیں گے جو لوگ ہر ایک حدیث اور ہر ایک قول پر قرآن  
 کو مقدم رکھیں گے ان کو آسمان پر مقدم رکھا جائے گا۔  
 نوع انسان کے لئے روئے زمین پر اب کوئی کتاب نہیں  
 مگر قرآن اور تمام آدم زادوں کے لئے اب کوئی رسول اور  
 شفیع نہیں مگر محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم۔“

دکشتی نوح ص ۱۱

پھر اپنے الہام الخیر کلام فی القرآن کا یہ ترجمہ کرتے ہیں :-  
 ”تمام خیر اور بھلائی قرآن میں ہے بجز اس کے اور کسی  
 جگہ سے بھلائی نہیں مل سکتی۔“

(تذکرہ ایڈیشن ۱۹۶۹ء صفحہ ۵۰)

## عالمگیر اقوام متحدہ کا تخیل قرآن میں

قرآن مجید کے عالمگیر کتاب ہونے کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہوگا کہ یہی کتاب ہے جس نے سورہ حجرات میں پہلے ہی سے ایک عالمگیر اقوام متحدہ کا تخیل پیش کر رکھا ہے۔ جیسا کہ حضرت مصلح موعودؑ نے "احمدیت یعنی حقیقی اسلام" اور "کلام نو" میں تفصیل سے روشنی ڈالی ہے۔ اسی طرح یہ خصوصیت قرآن ہی کو حاصل ہے کہ اس نے وحدت اقوامی کی بنیادیں چودہ سو سال قبل رکھ دی ہیں جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام تحریر فرماتے ہیں:-

"سب کے بعد قرآن شریف آیا جو ایک عالمگیر کتاب ہے اور کسی خاص قوم کے لئے نہیں بلکہ تمام قوموں کے لئے ہے۔ ایسا ہی قرآن شریف ایک ایسی امت کے لئے آیا جو آہستہ آہستہ ایک ہی قوم بننا چاہتی تھی سو اب زمانہ کے لئے ایسے سامان میسر آ گئے ہیں جو مختلف قوموں کو وحدت کا رنگ بخشتے جلاتے ہیں۔ باہمی ملاقات جو اصل جوڑ ایک قوم بننے کی ہے ایسی سہل ہو گئی ہے کہ برسوں کی راہ چندہ نوں میں طے ہو سکتی ہے اور پیغام رسانی کے لئے وہ سبیلیں پیدا ہو گئی ہیں کہ جو ایک برس میں کسی دور دراز ملک کی خبر نہیں آ سکتی تھی وہ اب ایک ساعت میں آ سکتی ہے۔ زمانہ میں ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہو رہا ہے اور تمدنی دریا کی دھار نے ایک ایسی طرف رخ کر لیا ہے جس سے

صریح معلوم ہوتا ہے کہ اب خدا تعالیٰ کا یہی ارادہ ہے کہ تمام قوموں کو جو بھیلی ہوئی ہیں ایک قوم بنا دے اور ہزار ہا برسوں کے پھپھڑے ہوؤں کو پھر باہم ملا دے۔ اور یہ خبر قرآن شریف میں موجود ہے اور قرآن شریف نے ہی کھلے طور پر یہ دعویٰ کیا ہے کہ وہ دنیا کی تمام قوموں کے لئے آیا ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے :-  
 "قُلْ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي رَسُولُ اللَّهِ إِلَيْكُمْ جَمِيعًا"  
 یعنی تمام لوگوں کو کہہ دے کہ میں تم سب کے لئے رسول ہو کر آیا ہوں۔

اور پھر فرماتا ہے :-

"رَمَا أَرْسَلْنَاكَ إِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ"  
 یعنی میں نے تمام عالموں کیلئے تجھے رحمت کر کے بھیجا ہے  
 (بخشہ معرفت ص ۳۳)

## قرآن اور یہودی عارضی حکومت

یہاں میں قرآن مجید کے اس زبردست نشان کا ذکر کئے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اگرچہ فلسطین پر اسرائیلی حکومت کے ظالمانہ اقتدار و تسلط سے اسلام اور قرآن کے بین الاقوامی مذہب ہونے کے دعویٰ کو مذہبی دنیا کے سامنے بظاہر مشکوک سا بنا دیا ہے مگر میں کہتا ہوں کہ یہود کا یہ عارضی



قصہ بھی قرآن مجید کے عالمگیر کتاب ہونے کی دلیل ہے۔ اس لئے کہ خود  
قرآن مجید نے سورہ بنی اسرائیل آیت ۱۰۵ میں پہلے سے اسکی خبر دے رکھی ہے۔  
فَإِذَا جَاءَ وَعْدُ الْآخِرَةِ جِئْنَا بِكُمْ لَفِيفًا۔

(بنی اسرائیل : ۱۰۵)

یعنی جب دوسری بار وعدہ پورا ہونے کا وقت آئے گا تو  
ہم تم سب کو وہاں (فلسطین میں) جمع کر کے آئیں گے۔  
قرآن مجید میں یہ حیرت انگیز پیش گوئی بھی موجود ہے کہ :-  
وَلَقَدْ كَتَبْنَا فِي الزَّبُورِ مِنْ بَعْدِ الذِّكْرِ إِنَّ لِلْأَرْضِ  
يَرِثُهَا عِبَادِيَ الصَّالِحُونَ ○

(سورہ انبیاء : ۱۰۶)

کی مدد سے اور امریکہ کی مدد سے قائم کیا جا رہا ہے۔  
 اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو توفیق دے گا کہ وہ اس کی اینٹ  
 سے اینٹ بجا دیں اور پھر اس جگہ پر لاکر مسلمانوں کو بسائیں۔  
 ”سو خدا تعالیٰ کے عباد یعنی الصالحون محمد رسول  
 اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اُمت کے لوگ لازماً اس ملک  
 میں جائیں گے۔ نہ امریکہ کے ایٹم بم کچھ کر سکتے ہیں نہ  
 ایچ بم کچھ کر سکتے ہیں۔ نہ روس کی مدد کچھ کر سکتی ہے۔ یہ  
 خدا کی تقدیر ہے یہ تو ہو کر رہنی ہے۔ چاہے دنیا کتنا بڑا  
 لگائے۔“

(سیرۂ حانی جلد سوم ص ۵۲-۵۳)

جس بات کو کہے کہ کروں گا یہ میں ضرور  
 نکلتی نہیں وہ بات خدا کی بھی تو ہے

## انقلابی کتاب

قرآن مجید کی چھٹی اور آخری خصوصیت یہ بیان کرنا چاہتا ہوں کہ تمام الہامی  
 صحیفوں اور مذہبی کتابوں میں حقیقی طور پر صرف قرآن مجید ہی انقلابی کتاب  
 کہانے کی مستحق ہے۔

یہی وہ کتاب جو اُس وقت نازل ہوئی جبکہ دُنیا ظہر الفساد فی البیر

وَالْبَحْرِ (روم: ۴۱) کا نظارہ پیش کر رہی تھی اور خصوصاً عرب حیات اور تاریکی اور گمراہی میں غرق تھا۔ مگر اس ظلماتی زمانہ میں کتاب اللہ نے قبل از وقت یہ خبر دی کہ یَوْمَ تُبَدَّلُ الْأَرْضُ غَيْرَ الْأَرْضِ (ابراہیم: ۴۵) کہ قرآن مجید کے طفیل ایسا تغیر عظیم ہوگا کہ یہ زمین ہی بدل جائے گی اور دنیا کے نقشہ پر ایک نئی زمین، ایک نیا آسمان اور ایک نیا نظام قائم ہو جائے گا۔

پھر قرآن مجید ہی نے یہ خبر دی کہ فِیْہِ ذِکْرُکُمْ (الانبیاء: ۱۱) کہ اے دنیا بھر کے کمزور اور بے زور مسلمانو! جو حقیر اور کمزور سمجھے جاتے ہو قرآن تمہیں شرف اور عزت کے بلند مینار تک پہنچا دے گا۔ نیز بتایا:۔

فِیْ بُیُوتِ أَذِنَ اللّٰهُ أَنْ تُرْفَعَ وَرُیَّدَ کَرَفِیْہَا  
اِسْمُہَا۔ (نور: ۲۴)

یعنی جن گھروں میں نور قرآنی ہوگا وہ دین و دنیا کی تمام رفعتوں تک پہنچیں گے اور خدا کے ذکر اور اس کی عبادت سے ہر وقت محو رہیں گے۔

اسی طرح پیشگوئی فرمائی:۔

وَقُرْبِیْدُ أَنْ نَمُنَّ عَلَى الَّذِیْنَ اسْتَفْعٰنُوْا  
فِی الْاَرْضِ وَنَجْعَلَهُمْ اٰیٰتًا وَنَجْعَلَهُمُ الْاٰرِثِیْنَ ۝

(قصص: ۶۱)



ہم نے ارادہ کر لیا ہے کہ جو لوگ اسی سرزمین میں کمزور سمجھے گئے  
ہیں ان پر احسان کریں اور ان کو تمام نعمتوں کا وارث بنادیں۔  
قرآن مجید کی یہ پیشگوئیاں کس شان سے پوری ہوئیں اور قرآن اور  
آنحضرتؐ کی قوتِ قدسیہ نے چند سالوں کے اندر کتنی حیرت انگیز تبدیلی  
روئے زمین پر پیدا کر ڈالی۔ یہ مذہبی تاریخ کا ایک کھلا ورق ہے۔

## قرآن کا پیدا کردہ انقلاب

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دو لفظوں میں اس کا بلیغ نقشہ کھینچا  
ہے۔ فرماتے ہیں:-

”جب ہمارے بزرگ نبی صلی اللہ علیہ وسلم دنیا میں ظاہر  
ہوئے تو ایک انقلابِ عظیم دنیا میں آیا اور تھوڑے ہی دنوں میں  
وہ جزیرہ عرب جو بحرِ بیت پرستی کے اور کچھ بھی نہیں جانتا  
ایک سمندر کی طرح خدا کی توحید سے بھر گیا۔“

(پیشہ معرفت خاتمہ ص ۷)

پھر فرماتے ہیں:-

”کیا یہ حیرت انگیز ماجرا نہیں کہ ایک بے زر، بے زور،  
بے کس، افقی، یتیم، تنہا، غریب ایسے زمانہ میں کہ جس میں کہ  
ہر ایک قوم پوری طاقتِ مالی اور فوجی اور علمی رکھتی تھی  
ایسی روشنی تعلیم لایا کہ اپنی براہینِ قاطعہ اور حججِ واضحہ سے

سب کی زبان بند کر دی اور بڑے بڑے لوگوں کی جو حکیم بنے  
پھرتے تھے اور فیلسوف کہلاتے تھے فاش غلطیاں نکالیں  
اور پھر باوجود بے کسی اور غریبی کے، زور بھی ایسا دکھایا کہ  
بادشاہوں کو تختوں سے گرا دیا اور انہیں تختوں پر غریبوں کو  
بٹھایا..... آج دنیا میں وہ کونسی کتاب ہے جو ان سب باتوں  
میں قرآن شریف کا مقابلہ کر سکتی ہے؟

(ابراہیم احمدیہ حصہ دوم ص ۱۳۶-۱۳۷)

وہ تاج قیصر و کسریٰ وہ کروفر شاہانہ  
ہوا سب کچھ فنا جو نہی محسوس کے گدا پیچھے

## صحابہؓ اور انوارِ قرآنی کی اشاعت

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے اندر یہ بھاری انقلاب چونکہ  
قرآن مجید ہی کی بدولت واقع ہوا تھا اس لئے وہ اس پاک کلام پر  
جان و دل سے نذا ہو گئے اور عاشقانہ جوش سے اس کے انوار و  
تعلیمات کی اشاعت کے لئے جان و مال کی بازی لگا دی۔ چنانچہ حضرت مہدی  
موجود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

”ان کی ہمتیں دینی خدمات کے لئے بڑھ گئیں۔ اور وہ  
دعوتِ اسلام کے لئے ممالکِ شرقیہ اور مغربیہ تک پہنچے اور  
مکتبہِ محمدیہ کی اشاعت کے لئے بلادِ جنوبیہ اور شمالیہ کی طرف





قرآن پھیلانے والوں کی عزت کرو جس نے ان کی عزت کی اس نے میری عزت کی۔

پھر فرمایا :-

حَامِلُ الْقُدْرَانِ حَامِلٌ رَأْيَةِ الْإِسْلَامِ - مَنْ  
أَكْرَمَهُ فَقَدْ أَكْرَمَ اللَّهَ - (ایضاً)

قرآن کے حامل اسلام کے علمبردار ہیں۔ جس نے ان کی عزت کی اس نے خدا کی عزت کی۔

## انقلاب قرآنی کے دوبارہ رونما ہونے کی خبریں

قرآن مجید چونکہ عالمگیر کتاب ہے اس لئے اس کی انقلاب انگیز تاثرات بھی قیامت تک ختم نہیں ہو سکتیں۔ چنانچہ خود قرآن مجید نے سورہ جود رکوع میں خبر دی ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی بعثت ثابہ آخرین میں بھی ہو گئی تھی اس طرح دوبارہ قرآنی انقلاب برپا کیا جائے گا۔ اس پیشگوئی کی تفسیر میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا :-

لَوْ كَانَتِ الْعِلْمُ مُعَلَّقًا بِالثَّرْيَا لَتَنَادَلَهُ قَوْمٌ مِّنْ

أَثْنَاءِ فَارِسٍ \* (مجموعہ صغیر جلد ۲ صفحہ ۲۷۵)

اگر کسی زمانہ میں علم قرآن ثریا سے بھی اوپر چلا گیا تو ابناء فارس کی ایک قوم اس کو پھروا پس سے آئے گی۔

علاوہ ازیں مستدرک میں ہے :-

هُوَ الَّذِي أَرْسَلَ رَسُولَهُ بِالْهُدَىٰ وَبِالنُّورِ  
لِيُظْهِرَهُ عَلَى الدِّينِ كُلِّهِ (الصافات)

اس آیت میں خوشخبری دی گئی ہے کہ آخری زمانہ میں مسیح مہدی کے ذریعہ  
قرآن مجید کو عالمگیر غلبہ نصیب ہوگا جیسا کہ احادیث (ابوداؤد جلد ۴ ص ۱۱۱)  
اور زبیریم تفامیر سے ثابت ہے (ابن جریر جلد ۲ ص ۵۵ تفسیر حسین سورہ صافات)۔  
ابن کثیر کے مشہور آفاق صوفی کامل حضرت محی الدین ابن عربی نے ظہور مہدی  
کو "السَّاعَةُ" قرار دیا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۱۱۱)

اور اپنے کشفی علم کی بنا پر "ذالک الكتاب" کا یہ مطلب لکھا کہ قرآن مجید کو  
جس طرح مہدی موعود پر سے گا اور کوئی نہیں پڑھ سکے گا۔ (تفسیر ابن کثیر جلد ۲ ص ۱۱۱)  
برعاشیہ عن ائمة القرآن جلد ۱ ص ۱۱۱ مطبع نو لکھنؤ اسی طرح آیت "أَشْرَقَتْ  
الْأَزْهَقُ بَشَرًا رَّبُّهَا" کی تفسیر یہ فرمائی کہ خدا کے نور سے زمین کے  
جگہ جگہ اٹھنے کا قرآنی وعدہ بھی مہدی موعود کے زمانہ میں پورا ہوگا۔

(ایضاً ص ۱۱۱)

آپ نے "عَسَىٰ أَنْ يَبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّخْمُودًا" کی یہ پر معارف  
تشریح بھی فرمائی کہ مقام محمود آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا عظیم مقام مقام الملوک  
ہے جس میں دنیا کا ہر فرد بشر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف و توصیف کریگا  
اور فرماتے ہیں کہ یہ حیرت انگیز انقلاب بھی ظہور مہدی کیساتھ وابستہ ہے (ایضاً ص ۱۱۱)  
ہم پر کرم کیا ہے خدا نے غیور نے  
پورے پورے ہوئے ہوئے وعدے گئے تھے غور نے



## جماعت احمدیہ کا عالمگیر جہاد کبیر

سو الحمد للہ ختم الحمد للہ ان پاک قرآنی نوشتوں کے مطابق مسیح مہدی کی جماعت قرآنی مجید اور سیدنا خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے کو ساری دنیا میں بلند کرنے کے لئے پوری سرفروشی سے اشاعت قرآن کا جہاد کبیر کر رہی ہے جس کے نتیجہ میں خدا کے فضل سے قرآن مجید کو از سر نو شوکت رفتہ حاصل ہوتی جا رہی ہے اور لاکھوں انسان جو کبھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو گامیاب دیا کرتے تھے اب سو نہیں سکتے جب تک حضور علیہ السلام پہ درود نہ پڑھ لیں۔

دنیا میں آج حامل قرآن کون ہے؟

گر ہم نہیں تو اور مسلمان کون ہے؟

علامہ نیاز فتح پوری مرحوم نے مجاہدین احمدیت کی نسبت لکھا تھا۔

”آج دنیا کا کوئی دور دراز گوشہ ایسا نہیں جہاں یہ مردان

خدا اسلام کی صحیح تعلیم... کی نشر و اشاعت میں مصروف نہ

ہوں... اور جب قادیان و رپڑ میں خدائے اقدس اکبر ملت

ہوتی ہے تو ٹھیک اسی وقت یہ دنیا فرشتہ و ایشیا کے ان

بعید و نادیک گوشوں سے بجا رہی آواز بلند ہوتی ہے۔ جہاں

سینکڑوں غریب الدیار احمدی خدا کی راہ میں دلیرانہ قدم اٹکے

بڑھاتے ہوئے چلے جاتے ہیں“ (اشاعت نیاز ص ۳۷)



## ایک پر شوکت پیشگوئی

آخر میں سیدنا حضرت مصلح موعودؑ کی ایک پر شوکت پیشگوئی کا ذکر کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ حضور فرماتے ہیں :-

”آج دنیا کے ہر بڑا عظیم پورا احمدی مشنری اسلام کی ریشیاں

لٹ رہے ہیں..... ہمارے ذریعہ سے پھر قرآنی حکومت

کا جھنڈا اٹھایا جا رہا ہے اور خدا تعالیٰ کے کلاموں اور

الہاموں سے یقین اور ایمان حاصل کرتے ہوئے ہم دنیا

کے سامنے پھر قرآنی فضیلت کو پیش کر رہے ہیں۔ گو دنیا

کے ذرائع ہماری نسبت کو دروں کوڑ گنے زیادہ ہیں لیکن

دنیا خواہ کتنا ہی زور لگائے۔ مخالفت میں خواہ کتنی ہی

بڑھ جائے یہ ایک قطعی اور یقینی بات ہے کہ

سورج ٹل سکتا ہے، ستارے اپنی جگہ چھوڑ سکتے

ہیں، زمین اپنی حرکت سے رک سکتی ہے، لیکن محمد

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور اسلام کی فتحیں اب

اب کوئی شخص روک نہیں سکتا۔“

ۛ قسم اُس ذات کی جس نے محمدؐ کو کیا پیدا  
 قسم اُس ذات کی جس نے ہمیں اُس کا کیا شیدا  
 یقیناً شکرِ شیطان شکستِ فاش کھائے گا  
 علمِ اسلام کا سائے جہاں پر پہنچائے گا  
 (خادمؒ)

